روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۱۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات ۱۳ صفر ۱۴۱۳ھ، ۱۳ ظہور ۱۳۷۱ہش، ۱۳ اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۸۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خشوع و خضوع سے دُعا میں مشغول رہو

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت مگر اس کے برعکس دیکھا جاتا ہے کہ لوگ ہنستے بہت ہیں۔ اب دیکھو کہ زمانہ کی کیا حالت ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہاتا رہے۔ بلکہ جس کا دل اندر سے رو رہا ہے وہی روتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ دروازہ بند کر کے اندر بیٹھ کر خشوع اور خضوع سے دعا میں مشغول ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۵۶)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو انسان کو اللہ تعالیٰ نے تعبّد ابدی کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے اس کو چاہیئے کہ اسی میں لگا رہے۔ اس جہان کی جس قدر چیزیں ہیں۔ بیوی، بچّے، احباب، رشتہ دار، مال و دولت اور ہر قسم کے املاک ان کا تعلق اسی جہان تک ہے۔ اس جہان کو چھوڑنے کے ساتھ ہی یہ سارے تعلقات قطع ہو جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ ہے اور اس جہان میں بھی اور اُس جہان میں بھی اس کی ضرورت ہے۔ اس لئے سچّا تعلق اسی کے ساتھ ہونا چاہیئے کیونکہ نجات اَبدی اسی کے ساتھ وابستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی معرفت، محبّت اور صِدق، وفاداری کے تعلق پیدا کرنے سے ملتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۴۸)

"یک طرفہ خیال رفتہ رفتہ ضائع ہو جایا کرتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص خیال کرے کہ اس چوبارہ کے اندر آدمی ہے۔ جب وہ بیدار ہو گا تو اس کو کھولے گا۔ لیکن جب اس پر دو دن، چار دن، مہینہ دو مہینے یہاں تک کہ کئی برس گذر جاویں اور کوئی آواز نہ دے نہ کھڑکا ہو تو آخر اُسے اپنا اعتقاد بدلنا پڑے گا۔ اور خیال پیدا ہونے لگے گا کہ اگر اس کے اندر کوئی آدمی ہوتا تو ضرور بولتا۔ معلوم ہوا کہ کوئی آدمی ہے ہی نہیں۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ جو ان آنکھوں سے پوشیدہ ہے اس کی بابت بھی طالبِ حق چاہتا ہے۔ کہ اس کا پورا پتہ لگے تاکہ ایمان ترقی کرے۔ ضرور ہے کہ اس کی قدرتوں کے عجائبات نظر آویں۔ اس کی آواز بھی سنائی دے اور اس کے سُننے کا پتہ لگے۔ لیکن اگر کسی بات کا پتہ ہی نہیں چلتا تو پھر رفتہ رفتہ ایمان کمزور ہو کر انسان دہریّہ ہو جائے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۴۹)

جماعت کے تھوڑے میں بھی بے انتہا برکتیں ڈالی گئیں

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ نے فرمایا:

"اگر دل پاک و صاف ہوں۔ اور قربانی میں اللہ کی محبت اور خالص اللہ کی رضا شامل ہو تو ایسی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور قبولیت کے مقام میں جگہ پاتی ہیں۔ ...... اب تک خدا کی تقدیر یہی فیصلے فرما رہی ہے کہ جماعت کے تھوڑے میں بھی بے انتہا برکتیں ڈالی گئیں۔"

تحریک جدید کے مالی میدان میں قربانیاں پیش کرتے وقت مذکورہ بالا نکتہ کو مدنظر رکھیں۔ حسن نیت سے آپ بے انتہا برکتوں کے وارث بن سکتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی توفیق بھی دی اور تقویٰ کی باریک راہوں کی شناخت بھی عطا کی۔ تقویٰ کی یہ باریک راہیں ان کی روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خدّ و خال ظاہر کرنے والی ہیں جیسا کہ میں نے بتایا کہ تقویٰ کی اصل یہ ہے کہ وہ فتنہ و فساد اور ظلم اور نواہی میں مبتلا ہونے کے خطرہ سے حفاظت کا کام دیتا ہے اور جب انسان ہر پہلو سے متقی بن جائے یعنی کسی پہلو سے بھی کوئی گناہ اور گندگی اس کے قریب نہ آئے تو چونکہ گندگی اور بدصورتی سے اس نے خود کو محفوظ کر لیا اس لئے روحانی طور پر اس کے جو نقوش اور خدّ و خال تھے وہ نمایاں ہو کر سامنے آگئے اور اُبھر آئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے متقیوں سے میں پیار کرتا ہوں۔ اور قرآن کریم پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اللہ کے پیار کرنے کا مطلب یہ ہوا کرتا ہے کہ وہ اپنے انعامات اور اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ نومبر ۱۹۷۴ء)

اللہ تعالیٰ متقیوں سے پیار کرتا ہے

اقتباس از خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث)

انسان کی یہ روحانی بدیوں سے بچنے کی کوشش سے شروع ہوتی ہے اور اس کی انتہا اپنے اپنے ظرف کے مطابق قربِ الٰہی کے حصول پر ختم ہوتی ہے اور .... انسان کی سلامتی کے لئے یعنی خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رہنے کے لئے اور غفلت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے قہر کے وارث ہونے سے بچنے کے لئے تقویٰ تعویذ کا کام دیتا ہے۔ اور حفاظت کرتا ہے اور ہر قسم کے فتن اور فسادات سے اور ہر قسم کی بداعمالیوں سے محفوظ رہنے کے لئے تقویٰ ایک مضبوط قلعہ کا کام دیتا ہے جو تقویٰ کی چار دیواری کے اندر داخل ہو گیا وہ اس قسم کے فتنوں اور فسادوں اور بدعملیوں اور کوتاہیوں اور غفلتوں سے محفوظ ہو گیا اور تقویٰ کی باریک در باریک راہیں ہیں۔ انسان، انسان کے لحاظ سے تقویٰ میں فرق ہے۔ بعض انسانوں کی استعدادیں موٹی موٹی ہیں۔ بعض کی استعدادیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ باریکیوں میں جاتے ہیں اور زیادہ روحانی ترقیات کر سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو

یہ شمارہ خطبہ نمبر (۲۱) کے خریداروں کے لئے بھی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳- ظہور ۱۳۷۱ہش ۱۳- اگست ۱۹۹۲ء

بچے ۔ شوخی کی حس

تزئین کمیٹی ربوہ نے کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے جگہیں مقرر کر دی ہیں اور ان جگہوں پر چھوٹی چھوٹی حسب ضرورت چار دیواری بھی بنا دی ہے۔ جس کے اوپر کچھ ایسی عبارت لکھی ہے کہ کوڑا کرکٹ یہاں پھینکیں اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ اشتہار نہ لگائیں۔ اس سوچ کے لئے تزئین کمیٹی داد کے قابل ہے۔ اسی طرح شہر کو صاف رکھا جا سکتا ہے اور ربوہ کو تو خاص طور پر صاف رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت الثانی ۔ الثالث اور اب الرابع کے ارشادات ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

بچوں میں ایک حس پائی جاتی ہے جسے شوخی کہتے ہیں۔ ہوتی تو یہ حس بڑوں میں بھی ہے لیکن عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ حس یا تو کم ہوتی جاتی ہے یا نکھرتی جاتی ہے اور اس کا نام شوخی نہیں رہتا۔ ظرافت بن جاتا ہے۔ بچپن میں یہ شوخی کی حس بعض اوقات پیاری بھی لگتی ہے۔ لیکن بعض اوقات اس پر غصہ بھی آتا ہے۔ مثلاً بعض جگہوں پر بچوں نے "نہ" کا لفظ اُڑا دیا یا مٹا دیا۔ "اشتہار نہ لگاؤ" کی بجائے "اشتہار لگاؤ" بن گیا۔ اس بات پر پہلا ردِ عمل تو غصہ ہی کا ہوتا ہے لیکن اگر ہم ذرا سا سوچیں تو غصہ کی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ایسے مواقع پر غصہ سے بچہ کی شوخی شرارت میں بدل جاتی ہے۔ اور یہ بات خاصی حد تک ناپسندیدہ ہو جاتی ہے۔

گذشتہ دنوں میں گلی کی دیواروں پر بچے کچھ بے تکے سے فقرے لکھتے تھے۔ ہم نے کسی سے کہا کہ ان میں سے کسی ایک بچے سے ہمیں ملائیں۔ چنانچہ اشارہ کیا گیا کہ وہ بچہ جو کچھ دور کھڑا ہے اس نے آپ کی گلی میں یہ فقرے لکھے ہیں۔ ہم نے اس کی طرف گھور کے دیکھا اور جی چاہا۔ کہ جلدی سے اسے سرزنش کرنے کے لئے ایک تھپڑ مار دیا جائے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ جلد ہی موڈ بدل گیا۔ ہم اس کے پاس گئے۔ ہم اسے پہچانتے تھے۔ اس کے دادا جان اور اس کے والد صاحب کی بات کی اور اسے پیار سے پوچھا کہ جو فقرے وہ لکھ کر دل خوش کرتا ہے۔ ان سے دیواریں گندی ہوتی ہیں۔ بچہ نے منہ اوپر اٹھایا۔ ہماری طرف ندامت سے دیکھا اور کہنے لگا۔ جی آپ مجھے ایک بالٹی میں پانی دے دیں اور ایک چھوٹا سا کپڑا۔ میں ساری تحریریں اپنے ہاتھ سے مٹا دیتا ہوں۔ ہم نے ایسا ہی کیا اور تھوڑی ہی دیر میں اس نے وہ ساری تحریریں مٹا دیں۔ وہ بھی خوش اور ہم بھی خوش۔

شوخی کو برداشت کیجئے۔ اور نیکی کی طرف قدم بڑھانے کے لئے حوصلہ افزائی کیجئے۔ ہمارے بچے خدا کے فضل سے بڑے سمجھدار ہیں۔

وطن کے گیت گانے کی لگن ہے
محبت میرا اندازِ سخن ہے
مری آنکھوں میں رنگ و بوئے گل ہے
کسی کے دل میں کانٹوں کی چبھن ہے

ــــ ابوالاقبال

تم عہد کے حالات رقم کیوں نہیں کرتے
تصویر کے ٹکڑوں کو بہم کیوں نہیں کرتے

کھنڈروں کے کھنڈر بھی ہیں بہت دید کے قابل
سیر ان کی بھی دو چار قدم کیوں نہیں کرتے

تم کس لئے معیار کی سُولی پہ چڑھے ہو
دانا ہو تو معیار کو کم کیوں نہیں کرتے

کیوں چھوڑ نہیں دیتے ہمیں حال پہ اپنے
اے اہلِ کرم اتنا کرم کیوں نہیں کرتے

کیوں اتنے خداؤں کی پرستش میں لگے ہو
سر ایک کی دہلیز پہ خم کیوں نہیں کرتے

صحرائے تحیّر میں کھڑے سوچ رہے ہیں
رم خوردہ ہیں یہ لوگ تو رم کیوں نہیں کرتے

میں بھی تو حسینؓ ابنِ علیؓ کا ہوں ثنا خواں
سر میرا سرِ عام قلم کیوں نہیں کرتے

بُت خانے بھی اس بات پہ حیران ہیں مضطر
جو کہتے ہیں وہ بات صنم کیوں نہیں کرتے

چوہدری محمد علی

والدین کا خود متقی ہونا ضروری ہے

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"جب تک اولاد کی خواہش اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول ہے۔ بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیّئات رکھنا جائز ہو گا لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی ہو گا۔ جب تک کہ وہ اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذّاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ بنا دے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۰، ۲۷۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائداعظم کا تصوّرِ پاکستان

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا ایک خطاب

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۲ء کے آخری روز جو خطاب فرمایا اس میں قائداعظم محمد علی جناح کے تصوّرِ پاکستان کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور کے خطاب کا ایک حصہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قائد اعظم محمد علی جناح جو بانیٔ پاکستان تھے۔ ان کے دل میں کس طرح کے پاکستان کا تصوّر تھا۔ وہ میں بیان کرتا ہوں۔ قائد اعظم دنیا کے چالاک سیاستدانوں کی طرح نہ تھے۔ بلکہ بہت ہی صاف دل اور صاف ذہن کے مالک تھے۔ سیاست کی قلابازیوں سے کلیتہً ناآشنا تھے۔ لیکن بڑے ثبات قدم کے حامل تھے۔ بڑی قوت اور قوی فیصلہ کے ساتھ کام کرتے اور پھر دو سروں سے مرعوب ہوئے بغیر اس رُخ پر ہمیشہ کام کرنے والے تھے۔

حضور نے فرمایا وہ ایک ایسے عظیم رہنما تھے جو ایسے وقت میں ہمارے ملک کو عطا ہوئے جبکہ ایسے کردار کے حامل قائد کی شدید ضرورت تھی۔

حضور نے فرمایا قائد اعظم نے مختلف وقتوں میں پاکستان کا جو تصوّر پیش فرمایا اس میں سے مختصراً چند اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ کس غرض سے انہوں نے اس عظیم مملکت کے لئے جدّوجہد کی۔ فرماتے ہیں،

"ہم پاکستان کے تمام فرقوں کی بہتری اور خوشی کے لئے مسلسل کوشش کریں گے۔ شہنشاہ اکبر کی رواداری کوئی پُرانا قصہ نہیں۔ ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں اور عیسائیوں پر فتح حاصل کرنے کے بعد رواداری کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ مسلمانوں کی تاریخ ان شاندار نقوش سے بھری پڑی ہے۔ جن پر ہم نے عمل کرنا ہے۔"

پھر دہلی میں مرکزی و صوبائی وزارت انصاف کے ممبران کے سامنے فرمایا،

"ہم ایسے پاکستان کے قیام کو پسند نہیں کرتے جو علاقائی و لسانی تعصّب و مفاد پرستی میں جکڑا جائے۔"

پھر محکمہ محصولات کی رسم افتتاح کے موقعہ پر ۱۵۔ اگست ۱۹۴۷ء کو فرمایا،

"اس نئی مملکت کے معرضِ وجود میں آنے سے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ہم نے پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم مختلف خصوصیات رکھتے ہوئے بھی ایک ہی قوم کے افراد ہیں۔ ہم میں ذات پات کی کوئی تمیز نہیں۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت سلوک اور امن کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور ملک کی خوشی کے لئے متحدہ جدوجہد کرنے کے اہل ہیں۔"

چیمبرز آف کامرس بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا،

"پاکستان ایک ایسی حکومت ہوگی جس میں سب قوموں کو مل جل کر تمام آسائشوں میں حصّہ ملے گا۔ پاکستان ایک ایسی حکومت ہوگی جہاں ذات پات کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوگا۔ آخر ہمیں کسی فرقے کے خلاف جو اپنے افراد کی تاریخی اور معاشرتی ترقی کیلئے کوشاں ہے۔ کیوں شکایت ہونی چاہیئے؟"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یاد رکھیں کہ قائد اعظم نے جہاں جہاں بھی لفظ فرقہ استعمال فرمایا ہے وہ مسلمانوں کے فرقے کے طور پر نہیں بلکہ مذہب کے طور پر استعمال فرمایا ہے۔ آگے جاکے یہ بات مزید کھل جائے گی کہ قائد اعظم جب فرقہ کہتے ہیں تو اس سے مراد مذہب ہے۔ فرماتے ہیں، (گویا معنی یہ ہے)

"مجھے اس بات سے کیا تکلیف ہے کیوں شکایت ہو کہ کسی مذہب کے ماننے والے اپنے مذہبی عقائد کے مطابق اپنی نسلوں کی تربیت کرتے ہیں۔ اپنے ماننے والوں کو پیغام پہنچاتے ہیں۔"

ایسی کوششوں کو فرقہ واریت کہنے کا کوئی فائدہ نہیں جتنی جلدی آپ حقائق کا سامنا کرنے کی کوشش کریں گے اتنی جلدی آپ موجودہ مسائل کا حل تلاش کرلیں گے۔"

قائد اعظم نے دستور ساز اسمبلی کا افتتاح کرتے ہوئے ۱۱۔ اگست ۱۹۴۷ء کو صدارتی خطاب کرتے ہوئے فرمایا،

"ہماری ریاست کسی تمیز کے بغیر قائم ہو رہی ہے۔ یہاں ایک فرقے یا دوسرے فرقے میں کوئی تمیز نہ ہوگی۔ یہاں ذات اور عقیدے میں کوئی تمیز نہ ہوگی۔ ہم اس بنیادی اصول کے تحت کام شروع کر رہے ہیں کہ ہم ایک ریاست کے باشندے ہیں اور مساوی باشندے ہیں۔"

پھر اسی ضمن میں فرماتے ہیں،

"آپ آزاد ہیں۔ آپ اس لئے آزاد ہیں کہ اپنے مندروں میں جائیں۔ آپ آزاد ہیں کہ اپنی مسجدوں میں جائیں۔ یا پاکستان کی حدود میں اپنی کسی بھی عبادت گاہ میں جائیں۔

آپ کا تعلق کسی مذہب یا عقیدے یا کسی ذات سے ہو اس کا مملکت کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات بطور نصب العین ہمیں اپنے سامنے رکھنی چاہیئے۔"

پھر ۱۴۔ اگست کو آپ نے فرمایا،

"اگر آپ لوگ باہمی تعاون سے کام کریں ماضی کو بھول جائیں اور گذشتہ راصلوٰۃ پر عمل کریں تو یقیناً کامیابی حاصل ہوگی۔ اگر آپ اس اصول پر کام کریں کہ ہر شخص خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتا ہو ماضی میں آپ کے تعلقات اس سے کیسے بھی رہے ہوں اس کا رنگ نسل مذہب کچھ بھی ہو آخر وہ اس مملکت کا شہری ہے۔ اس کے حقوق مراعات اور ذمہ داریاں ساری یکساں ہیں۔ تو ہم بے حد ترقی کر جائیں گے۔ ہمیں اس جذبے کے ساتھ کام شروع کرنا چاہیئے کہ رفتہ رفتہ اکثریت اور اقلیت کے مسلمان فرقہ اور ہندو فرقہ کے تمام اختلافات مٹ جائیں گے۔"

یہاں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ فرقہ کا لفظ قائد اعظم نے مذہب کے معنوں میں استعمال فرمایا ہے۔ فرمایا ہے کہ اکثریت اور اقلیت کے مسلمان فرقہ اور اور ہندو فرقہ کے تمام اختلافات مٹ جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ مذہبی اختلافات کی بات نہیں ہو رہی۔ ان اختلافات کی بات ہو رہی ہے جو مذہبی تعصبات کے نتیجہ میں قومی تعلقات میں پیدا کئے جاتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں،

"فاشیت کے خطرات سے دنیا کو بچانے کے لئے ہم نے کرۂ ارض کے دُور دراز حصوں میں جاکر قربانیاں دی ہیں۔ مگر اب آپ کو اپنے وطن عزیز کی سرزمین پر اسلامی جمہوریت، اسلامی معاشرتی عدل اور مساوات انسانی کا اصول قائم کرنا ہے آپ کو اس کے لئے ہر وقت تیار رہنا پڑے گا۔ ہمہ تن ہوشیار۔ سستانے کا موقع نہیں آیا ہے۔ یقین محکم منبط و نظم اور ادائیگیٔ فرض ایسے اصول ہیں کہ اگر آپ ان پر کاربند رہے تو کوئی شے ایسی نہیں ہو گی جسے آپ حاصل نہ کرسکیں۔"

یہ تھے وہ قائد اعظم جو ایک اسلامی مملکت کی تعمیر میں کوشاں تھے۔ جس کی بنیاد عدل پر رکھی جا رہی تھی۔ مساوات پر رکھی جا رہی تھی۔ جو فرقہ پرستی اور تعصب کے ہر خیال سے پاک تھی۔ جو قائد اعظم کے دماغ میں جنم لے رہی تھی اور جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں منصۂ شہود پر آجانا تھا۔

ارشاداتِ قائدِاعظم

"ہم سب پاکستانی ہیں۔ ہم میں سے کوئی شخص بھی پنجابی بلوچی سندھی یا بنگالی نہیں ہے۔ ہم سب سے ہر ایک کو پاکستانی کی حیثیت سے سوچنا محسوس کرنا اور عمل کرنا چاہیئے اور صرف پاکستانی ہونے پر فخر کرنا چاہیئے ..... اب میں آپ سے کہتا ہوں کہ صوبائی تعصب کو بالکل چھوڑ دیجئے کیونکہ پاکستان کے رگ و پے میں جب تک یہ زہر رہے گا آپ یقین کیجئے آپ کبھی بھی ایک طاقتور قوم نہیں بن سکتے اور وہ چیز حاصل نہیں کر سکتے جو میں چاہتا ہوں کہ آپ حاصل کریں۔ اگر آپ اپنے آپ کو ایک قوم کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں تو خدا کے لئے اس صوبائی تعصب کو چھوڑ دیجئے۔

("بابائے قوم نے فرمایا" صفحہ ۲۳ تا ۲۶)

پاکستان ایک ایسی مذہبی مملکت نہیں ہوگا جس میں مذہبی پیشوا مامور من اللہ کے طور پر حکومت کریں گے ہمارے ہاں بہت سے غیر مسلم ہیں۔ ہندو۔ عیسائی اور پارسی۔ لیکن وہ سب پاکستانی ہیں۔ وہ بھی دوسرے تمام شہریوں کی طرح یکساں حقوق اور مراعات سے بہرہ ور ہونگے۔ اور پاکستان کے معاملات میں کما حقہٗ کردار ادا کریں گے۔

(فروری ۱۹۴۸ء "ظہور پاکستان" صفحہ ۱۵۱، از چوہدری محمد علی صاحب)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الملکی حالات ، واقعات ، شخصیات ۔۔۔۔۔ نون ۔ سین

مشرق وسطیٰ ۔ قیام امن

مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے پانچ دور ہو چکے ہیں۔ ان تمام ادوار میں یزک شمیر اسرائیل کے وزیر اعظم کی حیثیت سے خیالات کو متاثر کرتے تھے۔ چنانچہ ان پانچوں ادوار کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا اب چھٹا دور ہونے والا ہے اور یزک رابین نے بار بار کہا ہے کہ وہ فلسطینیوں کے ساتھ بہتر تعلقات رکھنا چاہتے ہیں اور قیام امن کی کوششوں کو زیادہ سرعت کے ساتھ آگے بڑھانے کے حق میں ہیں یہ اجلاس امریکہ اور روس کی طرف سے بلائے جاتے ہیں۔ اور اسرائیل نے اب کہا ہے کہ انہیں دعوت نامہ تو مل چکا ہے لیکن اگرچہ سرکاری طور پر اس کا جواب نہیں دیا گیا۔ لیکن ایک سرکاری افسر نے کہا ہے کہ یہ یقینی بات ہے کہ ہم اس میں حصہ لیں گے۔ واشنگٹن میں صدر بش کے ساتھ ملاقات ہو گی۔ فلسطینیوں کو بھی دعوت نامہ مل چکا ہے۔ اور ان کا کہنا ہے کہ وہ اس اجلاس میں سب سے پہلے یہ کوشش کریں گے کہ ان کی نمائندگی کو وسیع تر کرنے کے سلسلے میں جو مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ان کو دور کیا جائے ان کے نمائندے فیصل حسینی نے کہا ہے کہ ہم سٹیرنگ کمیٹی میں اس بات کی کوشش کریں گے کہ فلسطینی چاہے فلسطین میں رہتے ہوں یا فلسطین سے باہر ان کو نمائندگی دی جانی چاہیئے فلسطینی نمائندے اس سے قبل یاسر عرفات سے بھی ملاقات کر چکے ہیں اور جیسا کہ پہلے بتلایا جا چکا ہے اس ملاقات کے بعد اسرائیل نے ان سے پوچھ گچھ کی تھی اور وہ اس لئے کہ اسرائیلی قانون کے مطابق یاسر عرفات سے تعلقات رکھنا یا ان سے ملاقات کرنا غیر قانونی ہے۔ اگرچہ اس پوچھ گچھ کا کوئی نتیجہ تو نہیں نکلا لیکن اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یزک رابین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہ اس قانون کو بدل دینا چاہتے ہیں جیسا کہ سب کو معلوم ہے رابین نے یہ بھی وعدہ کیا ہے یہودی بستیاں بسانے کی رفتار کم کر دی جائے گی اور نئے ٹھیکے تو پہلے ہی منسوخ کئے جا چکے ہیں۔ اگرچہ یہ بھی ایک مثبت اقدام ہے لیکن فلسطینیوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یہ اقدام کافی نہیں۔ بستیاں بسانی بالکل بند کر دینی چاہئیں اور مشرق وسطیٰ کے امن کی بنیاد زمین دو اور امن حاصل کرو ہونی چاہیئے۔

در آمد / بر آمد

گزشتہ دنوں جاپان اور امریکہ میں اس بات پر گفت وشنید ہوئی کہ تجارت کو دونوں ملک متوازن بنانے کی کوشش کریں۔ اس وقت امریکہ کو اس بات کی شکایت ہے کہ جاپان کے لئے اس کی بر آمدات بہت کم ہیں جبکہ امریکہ جاپان سے بہت کچھ منگواتا ہے۔ امریکہ کا اس بات پر اصرار ہے کہ جاپان کم چیزیں باہر بھیجے یا ہماری چیزیں بھی زیادہ مقدار میں منگوائے لیکن جاپان کی ایک کمپنی نے کہا ہے کہ چیزیں منگوانے یا بھجوانے کا سلسلہ نجی طور پر لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جس چیز کو مفید دیکھتے ہیں اور جس سے نفع حاصل کرنے کی توقع رکھتے ہیں وہ منگواتے ہیں یا بر آمد کرتے ہیں اور حکومت اس بات پر قدغن لگانے پر تیار نہیں کہ فلاں چیز بر آمد نہ کی جائے یا فلاں چیز در آمد کر کے استعمال نہ کی جائے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ گفت وشنید پوری طرح تسلی بخش ثابت نہیں ہو گی۔

کیا خریدا جائے اس کا عوام الناس فیصلہ کرتے ہیں اور اس کو باہر سے لا کر دینے کے لئے نجی ادارے موجود ہوتے ہیں۔ تجارت حکومت کے ہاتھ میں اس طرح نہیں ہوتی کہ وہ چیزوں کی در آمد یا بر آمد کو کھولے یا بند کرے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ وہ محصول کی رقم زیادہ کر دے لیکن اگر لوگ زیادہ رقم دے کر بھی کوئی چیز خریدنا چاہتے ہوں تو انہیں کون روک سکتا ہے اور اگر کسی بیرونی ملک کے لوگ کسی ملک کی کسی خاص چیز کو زیادہ پسند کرتے ہوں تو وہ تاجر حضرات ضرور منگوائیں گے اور اسے بیچ کر حسب منشاء منافع حاصل کریں گے۔

ہمیں یاد ہے کہ ایک دفعہ اخبار میں یہ بات شائع ہوئی تھی کہ نائیجیریا تو صرف ایک پونڈ کی کوئی چیز جاپان کو بر آمد کرتا تھا اور جاپان سے دس لاکھ پونڈ کی اشیاء در آمد کرتا تھا۔ بات تو پرانی ہے لیکن اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اگر نائیجیریا کے پاس دینے کے لئے زیادہ کچھ ہوتا تو جاپان ضرور منگواتا۔ بہر حال تجارتی توازن میں بہت سے عوامل کام کرتے ہیں۔

ترکی ہوائی اڈے

گزشتہ خلیج کی جنگ میں تو ترکی نے امریکہ کے اتحادیوں کا ساتھ دیا تھا۔ اور اس کے ہوائی اڈوں کو اتحادیوں نے ضرورت کے مطابق استعمال کیا تھا۔ اب ایسا لگتا ہے کہ اپنا عندیہ بدل لیا ہے اب وہ امریکہ کو ہوائی اڈے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہتا۔ وہ اس بات سے حیران ہے کہ ایک طرف اتحادی ہیں اور ان کے ساتھ دنیا کی سپر پاور اور دوسری طرف اس کا ہمسایہ ہے۔ جس کے ساتھ اسے ہمیشہ رہنا ہے جنگیں تو آتی جاتی رہتی ہیں اتحادی بن جانا بھی ایک عارضی سی بات ہے۔ لیکن ہمسائے ہمیشہ ہمسائے ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ بہتر سلوک ہی انسان کے کام آسکتا ہے۔ وزیر اعظم سلیمان ڈیمرل نے اس موقعہ پر کہا ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ ہمیں کوئی ایسی درخواست دی جانی چاہیئے۔ ترکی کے ہوائی اڈوں کا پھر استعمال کا اب سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ کے اتحادیوں میں دراڑ پڑ گئی ہے اس سے پہلے انہوں نے یک جان ہو کر عراق کے خلاف جنگ لڑی تھی اب یہ صورت نظر نہیں آ رہی۔ اگرچہ ترکی میں پچاس کے قریب برطانوی فرانسیسی اور امریکی جیٹ موجود ہیں۔ لیکن ان اڈوں سے ان کا عراق پر حملہ کرنا ناممکن بنا دیا جائے گا۔ گزشتہ جنگ کے دوران ترکی کے صدر ترگت اوزال ہمہ وقت صدر بش کے ساتھ ٹیلی فون پر گفتگو میں مصروف رہتے تھے۔ اور انہوں نے اپنے ہوائی اڈوں کو عراق پر بمباری کے لئے استعمال کئے جانے کی اجازت دے دی تھی۔ لیکن موجودہ حکومت کی اکثریتی پارٹی اب پہلے سے خاصی کمزور ہو چکی ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو اس پوزیشن میں نہیں پاتی کہ امریکہ کی اتحادی بن کر عراق کے بگاڑے۔ عراق کی تیل کی پائپ لائن بھی ترکی تک جاتی ہے اور ویسے بھی ہمسائے کے خلاف بار بار جنگ لڑنا اسکے لئے مفید نہیں

سعودی بینک

سعودی عرب کا سب سے بڑا بنک نیشنل کمرشل بنک ہے۔ جس کے عرب ریاستوں میں اثاثے بھی سب سے زیادہ ہیں اور شاخوں کا جال بھی سب سے بڑا ہے۔ گزشتہ روز ۸ جولائی کو امریکہ کے فیڈرل ریزرو بورڈ (سنٹرل بنک) نے اعلان کیا کہ وہ اس بنک اور اس کے سب سے بڑے افسر خالد بن محفوظ کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں گے مبینہ طور پر ان پر الزام یہ لگایا گیا ہے کہ یہ بھی بی۔سی۔سی۔آئی کے سکینڈل میں ملوث ہیں۔ اگرچہ سعودی عرب میں اس بات کی پریشانی پائی جاتی ہے لیکن جہاں تک بنک کے حکام کا تعلق ہے انہوں نے ڈٹ کر کہا ہے کہ جو کچھ بھی ہوگا اس کا پوری طرح مقابلہ کریں گے اور ہمیں یقین ہے کہ ہم سرخرو ہو جائیں گے۔ ملک سے باہر اس بنک کی ایک ہی برانچ ہے جو نیویارک میں ہے اس برانچ کو ۳۰ دن کا وقت دیا گیا ہے کہ یہ اپنے دفاتر بند کر دے لیکن جیسا کہ اس کے مرکزی دفتر نے کہا ہے کہ اگرچہ ہماری ساکھ کو اس الزام سے نقصان تو پہنچا ہے لیکن یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک ہاتھی کو مشکل میں ڈالنے کی کوشش کی جائے۔ البتہ ہم یہ [illegible] جائے۔ اس کے نیچے بڑی مضبوط زمین ہے اور کھاتہ داروں کا اس کے ساتھ بہت اچھا تعلق ہے۔ سعودی عرب کے شاہی خاندان کا بھی یہی بنک ہے اور یہ ممکن نہیں کہ وہ اس کو کسی طرح زک پہنچنے دیں۔ ایک افسر نے کہا کہ اسے بی۔سی۔سی۔آئی نہ سمجھ لیا جائے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح بی۔سی۔سی۔آئی کو ہاتھ ڈالا گیا ہے۔ وہ اس بنک پر ہاتھ نہیں ڈال سکیں گے۔ برطانیہ میں بنکاروں کا خیال ہے کہ یہ بنک خاصا مضبوط ہے اور اپنی ساکھ میں دراڑیں نہیں پڑنے دے گا۔ یہ بہت بڑا ہے اور بہت اہم۔ جہاں تک خالد بن محفوظ کا تعلق ہے مبینہ طور پر ان پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے بی۔سی۔سی۔آئی کا ساتھ دیا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"خدا بڑی دولت ہے۔ اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالےٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب و ترجمہ : عبدالباسط شاہد

شہد کی مکھی

دیکھنے میں چھوٹا سا حقیر سا کیڑا جو انسان کی انگلی کے ناخن سے بھی چھوٹا اور جس کا دماغ ایک پن کے سر سے کم ہے سات لاکھ پچاس ہزار سے بھی زیادہ مکھیاں جن کی پانچ میل لمبی لائن لگ سکتی ہے ایک عام انسان کے وزن کے برابر ہوتی ہیں۔ اس مکھی سے ابتدائی تعلق بالعموم یہ ہوتا ہے کہ اس نے ڈنگ مار کر بخار میں مبتلا کر دیا بلکہ ایسے واقعات بھی سننے میں آتے ہیں کہ اس نے کسی انسان پر اس قدر زور اور شدت سے حملہ کیا کہ اسے اپنی جان بچانی مشکل ہو گئی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض اوقات انتقام کے جذبہ سے یہ اپنے دشمن کا تعاقب کرتی اور اگر وہ کہیں چھپ جائے تو اس انتظار کرتی ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود یہ کیڑا یعنی شہد کی مکھی مفید ترین کیڑا اور مجموعہ عجائب ہے۔

شہد ہماری خوراک اور علاج کا ایک اہم جزو ہے۔ موم سے ہم بے شمار کام لیتے ہیں اور ان دونوں چیزوں کا استعمال ہزاروں سال سے ہو رہا ہے۔ اور موجودہ زمانہ کی ترقیات اور تحقیقات سے اس کے استعمال میں کسی طرح کمی نہیں ہوئی بلکہ اس کی افادیت و اہمیت کے متعلق ہماری معلومات میں مسلسل اضافہ ہی ہو رہا ہے۔

اگر مکھیاں پھولوں کا رس چوسنے کے لئے ایک پھول سے دوسرے پھول کی طرف نہ جائیں تو ہزاروں قسم کے رنگا رنگ پھول دنیا کے پردے سے غائب ہو جائیں۔ متعدد قسم کے پھل اور درخت بھی مکھی کی اس غیر شعوری جبلی خدمت کے مرہون منت ہیں۔ شہد کی مکھی اس طرح کتنی بڑی خدمت انجام دے رہی ہے اس کا پورے طور پر اندازہ لگانا بھی ممکن نہیں ہے۔ مکھی کی خدمات اور کارناموں کو دیکھتے ہوئے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک ماہر نیوی گیٹر، ماہر زراعت اور ماہر انجینئر ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ مکھی کے پاس جو چھوٹے چھوٹے اور نازک نازک آلات ہوتے ہیں جن سے وہ یہ سارے غیر معمولی کام سرانجام دیتی ہے۔ اگر انسان کے پاس ہوں تو اپنی عقل و فہم کے سارے دعووں کے باوجود وہ ان سے ویسا کام لینے سے عاجز رہ جائے۔ شہد کا چھتہ جو ایک انچ کی ۱/۵ موٹی تہہ سے تعمیر کیا جاتا ہے اپنی اس نزاکت کے باوجود گرمی سردی سے پوری طرح حفاظت کا کام دیتا ہے۔ اور چھتے کے سیل یا خانے اس طرح برابر اور ایک دوسرے کے مماثل ہوتے ہیں کہ انہیں پیمائش کے معیار و سٹینڈرڈ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بے شمار ماہرین ہمیشہ سے ہی اس چھوٹے سے کیڑے کی بناوٹ، اس کی کارکردگی اس کی افادیت کے متعلق تحقیق میں سرگرم عمل رہے ہیں۔ مگر یوں لگتا ہے کہ ابھی تک ہم اس کے متعلق بہت کم علم حاصل کر سکے ہیں۔

ڈاکٹر کارل جو ایسے ہی ایک محقق ہیں اور جنہوں نے ساری زندگی اس کام میں ہی صرف کر دی۔ انہوں نے بعض عجیب انکشافات کئے ہیں۔ ان کی تحقیق کے مطابق ایک مکھی جب نیکٹر (پھول کا وہ حصہ جس سے مکھی شہد بناتی ہے) حاصل کر کے چھتے کے پاس آتی ہے تو باوجود اس کے کہ اس نے اپنے وزن سے قریباً نصف وزن اٹھایا ہوا ہوتا ہے وہ ایک خاص قسم کا ناچ شروع کر دیتی ہے جس کا مقصد اپنی کامیابی کی خوشی منانا بھی ہو سکتا ہے۔ مگر اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ تمام کارکن مکھیاں اس کے ارد گرد جمع ہو کر اپنی قوت شامہ سے یہ جان لیتی ہیں کہ یہ مکھی کس قسم کے پھول سے نیکٹر لے کر آئی ہے۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ وہ پھول کس طرف پایا جاتا ہے تو اس کے لئے بھی اس ناچ میں ہی رہنمائی پائی جاتی ہے۔ اگر مکھی چھتے کے اوپر اپنا ناچ کرتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھول سورج کی طرف ہیں اور اگر چھتے کے نچلے حصہ میں یہ 'تقریب' ہو تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ پھول سورج کی طرف نہیں بلکہ الٹی طرف ہیں۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس ناچ کے دوران مکھی اپنی دم یا ڈنگ کے حصہ کو اس طرح حرکت دیتی ہے کہ اس سے پھولوں کی سمت معلوم ہو جاتی ہے اور باقی مکھیاں بغیر وقت کے ضیاع کے اس طرف اڑ جاتی ہیں اور اپنا مقصد حاصل کر کے واپس آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ سلسلہ اس وقت ختم ہوتا ہے جب اس طرف کے پھولوں میں مطلوبہ مادہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور پھر کسی دوسری طرف یہی عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ کوئی مکھی باقی مکھیوں کی بغاوت کرتے ہوئے انہیں منزل مقصود کی طرف پہنچانے میں مدد کرتی ہے۔ مگر تحقیق کرنے والوں نے ناچنے والی مکھی کو الگ قید کر کے یہ تجربہ کیا کہ مکھی اپنی مخصوص حرکات سے ان کی رہنمائی کرتی ہے اور خود قیادت کرتے ہوئے ان کے ساتھ ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈاکٹر کارل وان فرسک کی تحقیق کے مطابق شہد کی مکھی کی آنکھ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی آنکھ متعدد شش پہلو لینزز سے مرکب ہوتی ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ مکھی سرخ رنگ تو نہیں دیکھ سکتی مگر ULTRA VIOLET روشنی (جسے عام انسانی آنکھ بھی نہیں دیکھ سکتی) دیکھ لیتی ہے۔ اپنی اسی صلاحیت کی وجہ سے یہ آسمان کو سورج کی حالت اور اس سے دوری و نزدیکی کی وجہ سے مختلف رنگوں میں دیکھتی اور اپنی اس صلاحیت سے کمپاس کا کام لیتے ہوئے پرواز کرتی ہے مکھی جب اپنے اس کمپاس کی مدد سے اپنی منزل پر پہنچ جاتی ہے۔ تو پھول کی خوشبو کی کشش کی وجہ سے پھول تک باآسانی پہنچ جاتی ہے۔

پھولوں کے تنوع کے لحاظ سے شہد کی بھی بے شمار مختلف قسمیں ہیں۔ مکھی کی اس صلاحیت کی وجہ سے شہد کی افادیت میں بے شمار اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ مکھی مختلف قسم کے شہد جمع نہیں کرتی بلکہ ایک وقت میں ایک ہی قسم یا ایک ہی خاصیت کے پھولوں سے شہد جمع کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ تجربہ بھی مفید رہا ہے کہ مکھیوں کو ایک خاص قسم کی خوشبو کے پاس رکھنے یا اس خوشبو والا شربت پلانے کے بعد جب آزاد کیا گیا تو وہ اسی قسم کے پھولوں کی طرف گئیں اور مطلوبہ قسم کا شہد تیار کیا۔

مٹھاس کی خوشبو والا نسبتاً تاریک حصہ جس میں لاکھوں خانے ہوتے ہیں ملکہ کی راجدھانی ہے۔ ملکہ صرف ایک دفعہ نر مکھی سے ملنے کے لئے چھتہ سے باہر جاتی ہے۔ اس کے بعد انڈے دینے کا اپنا فرض ادا کرتی چلی جاتی ہے۔ اس کے بچوں میں سے ملکہ اور دوسری مکھیاں دوسری کالونیوں اور بستیوں کو بسانے چلی جاتی ہیں۔ ملکہ 'رائل جیلی' پر گذر بسر کرتی ہے جو اس کی خدمت پر مامور مکھیاں تیار کرتی ہیں۔ ایک ملکہ ایک لاکھ تک انڈے دے سکتی ہے۔ ہر انڈے سے ایک سفید مگر اندھا۔ لولا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ جو ایک دن میں ۱۳۰۰ دفعہ اپنی خوراک حاصل کر کے چھ دن کے اندر اندر کوئی ڈیڑھ ہزار گنا بڑا ہو جاتا ہے۔ پھر وہ کھانا چھوڑ دیتا اور اپنے گرد کوکون لپیٹ لیتا ہے۔ کارکن مکھیاں اسے ایک مومی کیپسول میں رکھ دیتی ہیں۔ اس حالت میں اس کی آنکھیں۔ ٹانگیں۔ سر اور انٹینا وغیرہ بنتا ہے۔ تین ہفتہ کے بعد وہ اپنا خول کاٹ کر باہر نکل آتا ہے ہر بڑے چھتے میں روزانہ ایک ہزار مکھیاں اس طرح اپنے خول سے باہر نکل کر مفوضہ خدمات سرانجام دینے میں ہمہ تن مصروف ہو جاتی ہیں۔ موسمی اثرات سے بچنے کے لئے ان کا سنٹرل ہیٹنگ سسٹم یا ایئر کنڈیشننگ نظام اتنا مکمل اور عجیب ہے کہ اس کی وجہ سے چھتے سے باہر کی سردی سے چھتے کے اندر ۶۵ ڈگری تک کا فرق ہوتا ہے اور چھتے کے اندر باہر کی سردی یا گرمی کا اثر نہیں پہنچ پاتا۔ چلنے کی صلاحیت رکھنے والی ٹانگیں۔ الٹرا وائلٹ اور پولا رائزڈ شعاعیں دیکھ سکنے والی آنکھیں۔ ہر سمت حرکت کرنے والے پر۔ لوہے کی طرح سخت اور خاردار ڈنگ اور اسی طرح کی اور خصوصیات رکھنے والی مکھی۔ جس کی تنظیم۔ تقسیم کار۔ محنت لگن کی مثال دی جا سکتی ہے یقیناً سب سے مفید کیڑا ہے۔

اس کے عجیب اور حیرت انگیز کاموں کا اس امر سے ہی اندازہ ہو سکتا ہے کہ ۳۷،۰۰۰ نیکٹر سے کوئی ایک پونڈ شہد تیار ہوتا ہے۔ اس غرض سے مکھیوں کو اتنا ر پڑتا ہے کہ مجموعی طور پر دنیا کے دو چکر بن جاتے ہیں۔ صحرائی علاقوں میں مکھیوں کو ہزاروں میل سفر کرتے دیکھا گیا ہے اور یہ سفر اس نازک پر کے بل بوتے پر ہوتا ہے جو ایک منٹ میں گیارہ ہزار چار سو دفعہ حرکت کرتی ہے کارکن مکھیاں ایک دن میں کم و بیش اڑھائی لاکھ پھولوں تک جاتی ہیں۔ اگر آپ کے پاس ٹنوں نیکٹر اور پولن کا ذخیرہ ہو تب بھی آپ اس سے ایک بوند شہد بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ صلاحیت خدا تعالیٰ نے اس ننھے سے کیڑے میں ہی رکھی ہے کہ وہ نہایت شیریں۔ مصفّیٰ صحت بخش شہد تیار کر کے انمول و بے مثال خدمت سرانجام دیتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت و تندرستی

پیچش

ڈاکٹر آفتاب محسن صاحب نے عوام الناس کے فائدے کے لئے روزنامہ جنگ کے قارئین کو جو کچھ بتایا ہے ہم وہ باتیں (اقتباسات) قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

پیچش کی پیچیدگیوں میں جگر کی سوزش، جگر میں پیپ پڑنا، دل اور دماغ کی جھلیوں میں سوزش قابل ذکر ہیں اس کے علاوہ انتڑیوں کا پھٹ جانا، انتڑیوں میں تنگی یا رکاوٹ وغیرہ بھی قابل ذکر ہیں۔

تشخیص کے سلسلے میں آپ نے بتایا اس سلسلہ میں تازہ پاخانے کے معائنہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور یہ ضروری ہے کہ پاخانے کا ۳۰ منٹ کے اندر اندر معائنہ کیا جائے ورنہ اس کے جراثیم مر جاتے ہیں۔ اور پھر خوردبین سے اس کا معائنہ ممکن نہیں رہتا۔ اس کے بعد پاخانے کا کیمیاوی تجزیہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ انتڑیوں کے معائنہ کے لئے ایک خاص قسم کی ٹیوب جسے کلونوسکوپ کہتے ہیں بہت اہم ہے۔ اس کے علاوہ ایکسرے اور خون کا معائنہ بھی معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

حفاظت اور بچاؤ کے سلسلے میں ڈاکٹر موصوف نے بتایا۔ یہ انفیکشن جو ساری دنیا اور خصوصاً پاکستان میں کافی مقدار میں پائی جاتی ہے کی خصوصی حفاظت کی ضرورت ہے۔

(۱) اس بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے باورچی حضرات اور ہوٹلوں وغیرہ میں کھانے پینے کی اشیاء سے متعلق تمام افراد کا باقاعدگی سے معائنہ ہونا چاہیئے۔ ان کے پاخانے کا معائنہ بھی ضروری ہے۔ تمام افراد جو اس مرض میں مبتلا ہوں ان کا علاج کیا جانا چاہیئے۔

(۲) ان افراد کو جو کھانے پینے کی اشیاء کو اٹھاتے یا پکاتے ہوں چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ بار بار دھوئیں اور ان کے لئے صاف ستھری جائے رفع حاجت قائم کی جائے۔

(۳) جن لوگوں میں اس مرض کی تشخیص ہو ان کو علاج سے قبل اور پھر بعد میں پاخانے کا معائنہ کروانا چاہیئے۔

(۴) کھانے پینے کی اشیاء کو مکھیوں سے بچایا جائے اور چھوٹے موٹے ہوٹلوں پر سلاد وغیرہ اور کچی سبزیاں بالکل استعمال نہ کریں۔ اور گھر میں بھی صاف پانی سے دھو کر استعمال کریں۔ پھل وغیرہ کھانے میں احتیاط کریں۔ اور ہاتھ دھو لیں اور چھلکا منہ میں نہ ڈالیں۔

(۵) پانی کے نکاس اور پانی کی فراہمی کا صحیح نظام ہونا چاہیئے۔

نیز آپ نے بتایا یہ ایک انتہائی عام بیماری ہے گو کہ یہ خطرناک مرض نہیں مگر کسی بھی مریض کو سالہا سال تک تنگ کر سکتی ہے۔ حتیٰ کہ مریض کی سوچ صرف اور صرف پاخانے کی عادت کے گرد گھومتی رہتی ہے ایک محتاط اندازے کے مطابق پچیس سے تیس فی صد لوگ اس میں مبتلا ہیں اس کی علامات میں پیٹ کا درد اور پھولنا کبھی دست اور کبھی قبض کی شکایت، پاخانے کے بعد حاجت کا باقی رہنا اور پیٹ میں درد وغیرہ شامل ہیں۔ مریض عام طور پر ذہنی کھچاؤ کا شکار ہوتا ہے اور پریشانی کے دنوں میں اس مرض کی شدت بڑھ جاتی ہے۔ اس مرض کی تشخیص کے بعد ضروری ہے کہ مریض کو اس بیماری کے مطابق مکمل طور پر بتایا جائے۔ مریض کے ذہن میں اکثر یہ بات ہوتی ہے کہ یہ مرض کینسر میں تبدیل ہو جائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس خوف کو ختم کیا جائے۔ اس کے علاج کے سلسلے میں ذہنی کھچاؤ اور دباؤ کم کرنے والی ادویات کے ساتھ اسپغول کا چھلکا بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

نادار اور یتیم طلباء کی امداد کے لئے عطایا کی اپیل

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں

لئیق احمد طاہر ۔ انگلستان

محترم کیپٹن محمد حسین چیمہ صاحب

جلسہ کے دوسرے دن کی بات ہے محترم کیپٹن صاحب فرمانے لگے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ بار بار قادیان آنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ میں نے بھی دعا کی ہے کہ اے مولیٰ کریم جتنی بار حضور آئیں مجھے بھی ہر بار قادیان کی زیارت سے مشرف فرمانا" انسان بعض اوقات بعض خواہشیں رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے انداز میں انہیں پوری فرما دیتا ہے۔ بظاہر ناممکن حالات میں ہندوستانی شہری نہ ہونے کے باوجود آپ کی تدفین کی قادیان بہشتی مقبرہ میں حکومت ہند کی طرف سے اجازت ملنے میں شائد آپ کی یہ تڑپ اور نیک تمنا شامل ہو۔

بہت بااصول انسان تھے۔ آئس کریم کوکا کولا وغیرہ کے بارہ میں فرماتے میں نے اسے اپنی ڈکشنری میں سے نکال دیا ہے کہ یہ ان کے لئے مضر صحت ہیں۔ چائے کی جگہ صرف گرم پانی استعمال کرتے۔ اپنے بیگ میں شہد وغیرہ رکھتے اور ہمیشہ کوشش کرتے کہ کسی پر بوجھ نہ بنیں۔ تقریباً ۱۹۷۰ء کی بات ہے خاکسار ان کے پاس ساؤتھ آل میں ملاقات کے لئے آیا۔ سڑک عبور کرنے لگے تو سڑک کو چوڑائی کے رخ ۹۰ کے زاویہ سے عبور کیا اور فرمانے لگے۔ یہ اس لئے تا پوری عجلت کے ساتھ سڑک عبور کر لی جائے۔ اور اگر قدرے لمبائی کے رخ سڑک عبور کریں گے تو شائد زندگی کے دو منٹ بچ جائیں لیکن تیز ٹریفک میں دو منٹ بچاتے بچاتے ساری زندگی سے ہی ہاتھ دھو بیٹھنا صاحب ایمان کی فراست سے بعید ہے۔

طبیعت میں بے حد انکسار تھا۔ میں نے بہت کم آپ کو کسی کے ساتھ لمبی تکرار کرتے دیکھا۔ باوقار زندگی گذارتے اور ہر چھوٹے بڑے سے محبت اور شفقت سے سلوک فرماتے۔ ذرا ذرا سی بات پر مسکراتے۔ زندہ دل جوان ہمت بزرگ تھے۔

یہاں ووکنگ کے پاس بروک وڈ میں آپ کی اہلیہ محترمہ کا مزار ہے۔ ادائیگی کر کے اس کے ساتھ کا قطعہ اپنے لئے ریزرو کروا رکھا تھا۔

منصور احمد تاثیر

ایک چھوٹی سی بات

یہ تو زمانے اور حالات کا تقاضا ہے کہ آج کل اگر کسی سے اپنے تعلقات کا اظہار کرنا مقصود ہو یا اس بات کا اظہار کرنا ہو کہ میرے اس سے کیسے مراسم ہیں تو اس کی غمی اور خوشی میں شمولیت لازمی سمجھی جاتی ہے۔ اور شمولیت میں ہر دو طرح کے تاثرات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ یعنی غمی کے موقعہ پر اظہار تعزیت وغیرہ یا نقصان کا افسوس تلافی لیکن خوشی کے موقعہ پر ایک دوسرے سے بڑھ کر احسان جتلانے اور تحائف دینے کی کوشش کی جاتی ہے اور تحائف دینے والا سمجھتا ہے کہ میں نے اس پر بہت احسان کیا ہے کہ میں نے اس کی خوشی میں شامل ہو کر اس کو تحفہ دیا ہے۔ حالانکہ جو بات اس وقت تحریر کر رہا ہوں وہ اس بات کو واضح کر دیتی ہے کہ احسان کس کا ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ ۱۹۱۳ء میں خاکسار حضرت امام جماعت الاول کے زیر علاج تھا۔ ایک دن جب میں اپنی طبیعت کا حال بتانے اور دوائی لینے کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت اور بھی بہت سے لوگ حضور کے گرد حلقہ نشین تھے اور آپ بیماروں کا حال دریافت کرنے اور ان کو ادویہ بتانے کی طرف متوجہ تھے۔ اسی اثناء میں ایک صاحب ہندوستان کے کسی دور کے علاقہ سے آئے۔ وہ اپنے ساتھ پھلوں کا ایک ٹوکرا حضرت کے حضور پیش کرنے کے لئے لائے تھے۔ انہوں نے ٹوکرا حضور کے قریب رکھ دیا۔ اور پھر بار بار حضور کی خدمت میں عرض کرنے لگے کہ جناب میں آپ کے لئے ٹوکرا پھلوں کا لایا ہوں۔ حضرت چونکہ بیماروں کی طرف متوجہ تھے۔ اس لئے ان کو جواب نہ دے سکے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں بیماروں کے علاج معالجہ میں مصروف تھا اور چونکہ وہ دیر سے میری انتظار میں تھے اور مزید روکنا ان کے لئے باعث تکلیف تھا۔ اس لئے میں نے ان کو پہلے فارغ کر لینا مناسب سمجھا۔ پھر آپ نے ایک نہایت ہی پر حکمت اور پر معرفت بات بیان فرمائی جو ہمیشہ مجھے یاد رہتی ہے۔ اور میرے دل پر اس کا بہت گہرا اثر ہے۔ آپ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۲ر اگست۔ کل بعد دوپہر اور آج صبح سے گرمی کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ تیز دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ قومی اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان کے مطابق قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ ان پر کفر کا فتویٰ حکومت کو بچانے کے لئے دلوایا گیا ہے۔ قائد ایوان اور پوری کابینہ اس کی ذمہ دار ہے انہوں نے الزام لگایا کہ مولانا نیازی نے کفر کے فتوے سے پہلے کابینہ سے مشورہ کیا پھر علماء کو اکٹھا کیا اور فتویٰ جاری کر دیا تاکہ عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹائی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا نیازی خود مسلمان نہیں اسی مُلّا نے قائد اعظم اور علامہ اقبال کو کافر قرار دیا اس مولوی نے وزارت کے لئے نواز شریف کے پاؤں پکڑ لئے تھے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مولانا نیازی کو ایوان سے نکالا جائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کابینہ کے ایک وزیر نے مجھے قتل کی دھمکی دی ہے حکومت اس میں براہ راست شریک ہے۔ میں اللہ اور اس کے رسول کو مانتی ہوں قرآن و سنت کی بالادستی پر یقین رکھتی ہوں انہوں نے کہا کہ ہم صرف اس شریعت کو مانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت کے ذریعے ہمیں دی۔ ہم وفاقی شرعی عدالت اور اس کے اختیارات کو نہیں مانتے اس موقف پر اگر ہمیں واجب القتل قرار دیا جائے تو میں ایسی شہادت کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے شریعت کو سپریم لاء تسلیم کیا اور کہا کہ کسی مسلمان کو اس بات کا اختیار نہیں کہ دوسروں کو کافر قرار دے۔ مولانا نیازی اور دوسرے ملاؤں کے فتوؤں کو کوئی قبول نہیں کرے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ عبدالستار نیازی وہ شخص ہے جس نے قائداعظم اور علامہ اقبال کے خلاف فتوے دیئے تھے اور قائداعظم کو کافر اعظم قرار دیا تھا۔ انہوں نے کہا ہم علامہ اقبال کی طرح روشن خیال اسلام پر یقین رکھتے ہیں میں مولانا نیازی کو چیلنج کرتی ہوں کہ وہ خود وضاحت کریں کہ کیا وہ مسلمان ہیں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت زینب کی تاریخ قربانیوں سے بھری پڑی ہے میں بھی ان کے نقش قدم پر چل رہی ہوں۔

○ مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ میں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو نہ تو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے اور نہ واجب القتل کہا ہے۔ میں نے نہیں ان کے خلاف ۲۵ جید علماء نے کہا ہے کہ انہوں نے کلمہ کفر کہا ہے میں نے صرف ان کے ریمارکس کی مذمت کی تھی۔ تاہم انہوں نے کہا کہ جو اسلام اور خدا کا غدار ہے وہ واجب القتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملاازم کی نہیں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی بات کہتے ہیں۔

○ مولانا نیازی جب محترمہ بے نظیر کی تقریر کا جواب دینے اٹھے تو قومی اسمبلی سے اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ تاہم پی ڈی اے کے ایک رکن محمد نواز بوسال نے واک آؤٹ نہیں کیا انہوں نے کہا کہ میں اسلام کے لئے اپنی نشست تو کیا جان بھی دے سکتا ہوں

○ مسلم لیگ نے چودہ ۱۴ اگست کو مینار پاکستان میں ہونے والا جلسہ ملتوی کر دیا ہے۔ اسی روز پی ڈی اے اور جماعت اسلامی بھی لاہور میں جلسہ کر رہے ہیں

○ دریائے جہلم اور چناب میں سیلاب سے متعدد دیہات زیر آب آگئے ہیں۔ فیصل آباد وزیر آباد سیکشن پر ٹرینوں کی آمد و رفت معطل کر دی گئی ہے۔ بنڈی بھٹیاں میں سیم نالوں اور بارشوں نے تباہی مچا دی ہے۔

○ اسلام آباد، لاہور، راولپنڈی میں بے نظیر پر کفر کے فتوے کے خلاف جلوس نکالے گئے۔

قدیمی ۔ اوّلین ۔ مشہور آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگرملز
رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
ربوہ: افضل، چوک کالج روڈ۔ فون نمبر: ۵۸۸

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

نے فرمایا۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ جو شخص محبت سے کسی کے پاس کوئی تحفہ پیش کرتا ہے وہ دل میں یہ خیال کرتا ہے کہ میرا یہ تحفہ کسی معاوضہ کے طور پر نہیں بلکہ بطور احسان کے ہے۔ لیکن اس خیال کے ساتھ ہی وہ یہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح میرا تحفہ پیش کرنا تحفہ قبول کرنے والے پر احسان ہے اسی طرح تحفہ قبول کرنے والے کا تحفہ پیش کرنے والے پر بھی احسان ہوتا ہے۔ مثلاً یہ صاحب جو دور سے ہمارے لئے بطور تحفہ پھلوں کا ٹوکرا لائے ہیں۔ اگر ہم اس تحفہ کو رد کر دیں اور قبول نہ کریں تو اس سے ان کو کس قدر تکلیف پہنچے گی۔ اور اگر ہم اس کو قبول کر لیں تو اس سے ان کو کس قدر خوشی اور مسرت حاصل ہوگی

اس نکتہ معرفت و حکمت سے مجھے بہت ہی فائدہ پہنچا۔ اس کے بعد جب بھی مجھے کسی بزرگ ہستی کو اظہار عقیدت کے لئے کوئی مفید تحفہ یا نذرانہ پیش کرنے کا موقعہ ملتا ہے اور وہ تحفہ مقبولیت کا شرف حاصل کر لیتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ میں اپنے خیال میں اپنا احسان محسوس کروں میں تحفہ قبول کرنے والے بزرگ، یا دوست کا اپنے آپ کو زیر احسان سمجھتا ہوں۔ کہ اس نے میرے حقیر تحفہ کو رد نہ کر کے مجھے ندامت اور تکلیف سے بچا لیا۔"

قدیمی ۔ اوّلین ۔ مشہور آفاق
حب اطہراء
سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے
نیران
تریاق اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے
زدجام عشق
تیس گولی ۹۰/- روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان
فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

نئی صدی کی محراب کرنے کا حق ادا کیجئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے
الرّحیم
جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 629443 626290

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے
دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج ۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں ۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ
فون : ۵۴۳

نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور تندرستی کیلئے ربوہ کا مشہورِ عالم و مقبول ترین کاجل بیسیوں جڑی بوٹیوں کے جوہر سے تیار کیا گیا ہے خارش ۔ پانی بہنا ۔ پھنسی اور ناخونہ میں مفید ہے ۔ نوزائیدہ بچوں کو بھی استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ بساط کسٹوں اور جنرل سٹورز کے لئے بھی دستیاب ہے۔

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

قائم شدہ ۱۹۷۸ء
پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ
فون نمبر ۵۹۲

داخلہ جاری ہے

ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشننگ ۔ الیکٹریشن ۔ داخلہ کیلئے تعلیم مڈل / میٹرک۔
مدت کورسز ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے) ـــ امتحان حکومت لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے۔

امتحانات کے بعد بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے

کامیاب دوائی
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ
مکمل کورس ۹ ماہ قیمت ۔/۱۳۰ روپے

مرض اٹھراء کا کامیاب علاج
حب اٹھراء ۔ ہمدرد نسواں
قیمت فی ڈبی ۔/۱۲ روپے

زدجام عشق سپیشل
مکمل کورس قیمت ۔/۴۸۰ روپے

جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ

ضرورت برائے سٹینو ٹائپسٹ

ایک سٹینو ٹائپسٹ جو انگریزی میں خط و کتابت کر سکتا ہو ٹائپ سپیڈ ۴۰ ۔ الفاظ فی منٹ، شارٹ ہینڈ کی قابلیت ۔ کسی لمیٹڈ ادارہ میں بطور پرسنل سیکرٹری یا ٹائپسٹ پانچ سال کا تجربہ۔
درخواستیں بمعہ تصدیق مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز ۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں ۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۷۷۱ ـــ ۶۰۶

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون : ۵۵۰/۶۴۳
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

الطاف
فرنیشرز
شیخوپورہ روڈ ۔ فیصل آباد

حنیف
ہومیوپیتھک کلینک

۸۴ ۔ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کے یکم فروری ۱۹۹۲ء سے اوقات کار درج ذیل ہوں گے۔
ہر روز صبح ۱/۲ ۹ بجے سے ۱/۲ ۱۲ بجے تک
ہر شام ۵ بجے سے ۱/۲ ۷ بجے تک
صرف ہر جمعہ کے دن دواخانہ بند رہا کرے گا
خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ

THE LARGEST METAL SPECTACLE FRAME MANUFACTURER IN PAKISTAN

WE ARE LOOKING DISTRIBUTERS FOR EXPORT MARKET

BAJWA OPTICAL (PVT) LIMITED
347-S, INDUSTRIAL ESTATE
KOT LAKHPAT LAHORE-PAKISTAN
TEL : (042) 840987
FAX : (042) 844555